السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں مہر کے متعلق اسلامی نظریہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اسلام مہر کی اجازت دیتا ہے یا کہ ایک غلطی شمار ہوگی اور جب یہ غلطی ہو تو پھر اس شخص کو کیا کرنا چاہیے جو پہلے مہر حاصل کر چکا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام میں مہر بیوی کا خصوصی حق ہے جو صرف اور صرف بیوی حاصل کرے گی۔تاہم کچھ ممالک میں یہ معروف ہے کہ مہر میں بیوی کا کوئی حق نہیں، یہ اسلامی شریعت کے خلاف ہے عورت کو مہر کی ادائیگی کے بہت سے دلائل ہیں جن میں سے کچھ ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں :

1۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ :

وَءاتُوا النِّساءَ صَدُقـٰتِهِنَّ نِحلَةً... ٤ ...سورة النساء

"عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی ادا کرو۔" (النساء : 4)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "نحلہ" سے مراد مہر ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں کہ مرد پر لازم ہے کہ وہ واجبی طور پر عورت کو مہر ادا کرے اور یہ اسے راضی خوشی دینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر کچھ اس طرح فرمایا ہے :

وَإِن أَرَدتُمُ استِبدالَ زَوجٍ مَكانَ زَوجٍ وَءاتَيتُم إِحدىٰهُنَّ قِنطارًا فَلا تَأخُذوا مِنهُ شَيـًٔا أَتَأخُذونَهُ بُهتـٰنًا وَإِثمًا مُبينًا ٢٠ وَكَيفَ تَأخُذونَهُ وَقَد أَفضىٰ بَعضُكُم إِلىٰ بَعضٍ وَأَخَذنَ مِنكُم ميثـٰقًا غَليظًا ٢١ ...سورة النساء

"اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی کرنا ہی چاہو اور ان میں سے کسی کو تم نے خزانہ بھی دے رکھا ہو تو بھی تم اس میں سے کچھ نہ لو۔ کیا تم اسے ناحق اور کھلا گناہ ہوتے ہوئے بھی لے لو گے تم اسے کیسے لو گے حالانکہ تم ایک دوسرے سے مل چکے (یعنی مباشرت کر چکے) ہو اور ان عورتوں نے تم سے مضبوط عہد وپیمان لے رکھا ہے۔" (النساء : 20.21)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں :

مراد یہ ہے کہ جب تم کسی بیوی کو چھوڑنا چاہو اور اس کے بدلے میں کسی اور عورت سے شادی کرنا چاہو تو پہلی کو دیئے ہوئے مہر میں سے کچھ بھی واپس نہ لو خواہ وہ بہت بڑا خزانہ ہی کیوں نہ ہو مہر تو اس ٹکڑے کے بدلے میں ہے (یعنی مہر ہم بستری کے بدلے میں ہے اور وہ تم کر چکے ہو)۔

حدیث میں ہے کہ :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ان پر زرد رنگ کے نشان تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے ؟ تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے مہر کتنا دیا ہے ؟ انہوں نے جواب دیا، ایک کھجور کی گھٹلی کے برابر سونا دیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کے ساتھ ہی۔" (بخاری (5167) کتاب النکاح۔ باب الولیمة ولو بشاة مسلم (1427) کتاب النکاح باب الصداق وجواز کونہ تعلیم قرآن وخاتم حدید ابوداود (2109)

یاد رہے کہ مہر صرف لڑکی کا حق ہے اس کے والد یا کسی اور کے لیے اس میں سے کچھ لینا جائز نہیں لیکن اگر لڑکی خود ہی راضی خوش کچھ دے دے تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں۔ ابوصالح کہتے ہیں کہ مرد جب اپنی لڑکی کی شادی کرتا تو اس کا مہر خود لے لیتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے روکتے ہوئے یہ آیت نازل فرما دی :

"اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی ادا کرو۔" (تفسیر ابن کثیر)

اس طرح اگر بیوی خاوند کو اپنے مہر سے کچھ معاف کرتے ہوئے دیتی ہے تو خاوند اسے لے سکتا ہے اور وہ اس کے لیے حلال ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

"اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دے دو۔ ہاں اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھا لو۔ (النساء : 4) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ نکاح وطلاق](#)

ص247

محدث فتویٰ